سوال

(612) مویشی جب کھیتوں میں داخل ہو کر انہیں خراب کر دیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث جو اونٹوں اور کھیتوں کے مالکان میں فیصلہ کے بارے میں ہے ، بکریوں ، گایوں اور ان تمام مویشیوں کو شامل ہے ، جن کی کسی ایسے چواہے کے ذریعہ حفاظت کی جانی چاہیے ، جو انہیں کھیتوں میں داخل ہونے سے اور درندوں کے چیرپھاڑ کھانے سے بچے یا یہ حدیث صرف انٹوں ہی کے ساتھ خاص ہے ، جو دن کو کم چرتے ہیں اور رات کو ان کی حفاظت کی جاتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولا : اس موضوع سے متعلق جو حدیث وارد ہے ، اسے امام احمد نے ''مسند'' میں اور امام ابو داوٗد ، نسائی اور ابن ماجہ نے اپنے اپنے ''سنن'' میں نیز کئی دیگر محدثین نے بھی روایت کیا ہے ، الفاظ قریبا ایک جیسے ہیں ۔ ابو داوٗد کی روایت میں یہ ہے کہ حرام بن محیصہ ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ

كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَدَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ ، فَكُلِّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا : « فَقَضَى أَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا ، وَأَنَّ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا ، وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ » سنن ابی داود ، البیوع ، باب المواشی تفسد زرع قوم ، ح : 3570 وسنن ابن ماجہ ، ح : 2332 والنسائی فی الکبری ، ح 5784 ومسند احمد : 5 436)

''اس کی ایک نقصان پہنچانے والی اونٹنی تھی ، جس نے ایک باغ میں داخل ہو کر اسے نقصان پہنچایا تو انہوں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فیصلہ یہ فرمایا کہ باغوں کی دن کے وقت حفاظت ان کے مالکان کی ذمہ داری ہے اور جانوروں کی رات کے وقت حفاظت ان کے مالکان کی ذمہ داری ہے ۔ جانور رات کے وقت جو نقصان پہنچائیں تو اس کی ذمہ داری ان کے مالکان پر ہ ۔''

امام ابو داوٗد نے ایک دوسری سند کے ساتھ یہ بھی روایت کیا ہے ، جسے حرام بن محیصہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے :

أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ عَلَيْهِمْ ، « فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ ، وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ » (سنن ابی داود ، البیوع ، باب المواشی تفسد زرع قوم ، ح : 3569 والنسائی فی الکبری ، ح : 5783 ومسند احمد : 5 436)

''براء کی اونٹنی نے ایک شخص کے باغ میں داخل ہو کر اسے نقصان پہنچایا تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ یہ فرمایا کہ دن کے وقت اپنے اموال کی حفاظت اہل اموال کی ذمہ داری ہے، جب کہ مویشیوں کے مالکان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ رات کے وقت ان کی حفاظت کریں (تاکہ کسی کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔''

ثانیا: نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث ایک خاص سبب کے بارے میں وارد ہوئی ہے اور وہ سبب ہے براء کی اونٹنی کا کسی دوسرے شخص کھیتی کو خراب کر دینا، لیکن اس کے لیے آپ نے جو الفاظ استعمال فرمائے ہیں، وہ عام ہیں اور وہ یہ کہ آپ نے فرمایا کہ رات کے وقت جانوروں کی حفاظت ان کے مالکان کی ذمہ داری ہے۔ اور جانور جو نقصان پہنچائیں گے اس کا تاوان ان کے مالکان پر ہو گا، تو اعتبار حدیث کے عام الفاظ ہی کا ہو گا، خاص سبب کا نہیں۔ ماشیہ (مویشی) کا لفظ عام ہے، جو بکریوں اور گایوں پر بھی مشتمل ہے۔

ثالثا: بہت سے علماء نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور اس کے مطابق عمل کیا ہے۔ مثلا امام مالک، شافعی، احمد اور کئی دیگر آئمہ نے یہی فرمایا ہے کہ جانور کے مالک پر اس نقصان کا تاوان ہو گا جو اس کا جانور رات کے وقت پہنچائے اور وہ جو نقصان دن کے وقت پہنچائے اس کا وہ ذمہ دار نہیں ہو گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارا عمل اسی حدیث کے مطابق ہے کیونکہ یہ ثابت ہے، متصل ہے اور اس کی سند کے تمام رجال بھی معروف ہیں اور انہوں نے اس حدیث کو دوسری حدیث ((العجماء جبار)) (صحيح البخاري، الزكاة، باب في الركاز الخمس، حديث 1499 و صحيح مسلم، الحدود، باب جرح العجماء والمعدن، حديث 1710) ''جانوروں کا نقصان رائیگاں جاتا ہے'' کے عموم کا مخصص قرار دیا ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مویشیوں کے مالکان کو مطلقا تاوان ادا کرنا ہو گا خواہ وہ دن کو نقصان پہنچائیں یا رات کو اور بعض نے کہا ہے کہ جانوروں کے نقصان سے مطلقا تاوان نہیں ہے لیکن ان میں سے پہلا قول ہی مختار ہے کیونکہ اس طرح عام و خاص دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ جو شخص اس سلسلہ میں مزید علم چاہیے، اسے کتب کے متعلقہ مقامات پر علماء کے اقوال و دلائل کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور جب اس طرح کا واقعی کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اسے قاضی کی خدمت میں پیش کرنا چاہیے۔ قاضی معتبر علماء کے اقوال کی روشنی میں جو فیصلہ کرے تو اس کا حکم نافذ ہو گا اور اس سے اختلاف ختم ہو جائے گی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص466

محدث فتویٰ